تقریر

جماعت احمدیہ کی ترقی میں لجنہ کا تعاون / کردار

پیاری بہنو! دنیوی گھرانے، گھر کے مکینوں کے تعاون کے بغیر چل نہیں سکتے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ گھر کا ہر فرد، گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹا رہا ہوتا ہے۔ روحانی دنیا میں بھی جماعتیں ایک گھر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جماعت احمدیہ بھی ایک بڑے گھر کی طرح ہے جس کے سربراہ حضرت خلیفۃ المسیح ہیں اور اس کے مکین جماعتی و ذیلی تنظیموں کے عہدیداران، مربیان و مبلغین اور تمام احمدی احباب، خواتین، بوڑھے، بڑے، جوان اور بچے بچیاں ہیں۔ جس طرح مادی گھروں میں مرد زیادہ تر باہر کے کام کرتے ہیں اور عورتیں و بچیاں گھروں کی دیکھ بھال، صفائی ستھرائی اور قیام وطعام کا انتظام کرتی ہیں اور بالعموم مادی گھروں میں عورتیں، مردوں کی نسبت زیادہ کام کرتی دکھلائی دیتی ہیں بعینہٖ روحانی گھروں میں عورتیں، مردوں کے شانہ بشانہ خدمت بجالا رہی ہوتی ہیں۔ یہی کیفیت جماعت احمدیہ میں خواتین اور ناصرات الاحمدیہ کے تعاون اور کردار کی ہے۔

پیاری بہنو! بانی تنظیم لجنہ اماء اللہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس حوالہ سے عورتوں کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

”یہ کام ہمارے بس کا نہیں بلکہ یہ کام تمہارے (لجنہ) ہی ہاتھوں سے ہو سکتا ہے۔ جب تک ہماری مدد نہ کرو اور ہمارے ساتھ تعاون نہ کرو اور جب تک تم اپنی زندگیوں کو اسلام کے فائدہ کے لیے نہ لگاؤ گی اس وقت تک ہم کچھ نہیں کر سکتے“ (الازہار لذوات الخمار صفحہ 39، روزنامہ الفضل آن لائن مورخہ 9 فروری 2023ء)

سامعات! جماعت نے مختلف شعبوں میں جو غیر معمولی ترقی کی ہے۔ ان میں سے ہر شعبہ کا اگر احاطہ کیا جائے تو ہر شعبہ میں احمدی مستورات کے کردار کا معتدبہ حصہ نظر آتا ہے۔ ان شعبوں میں سب سے پہلا اور اہم شعبہ دعا کا شعبہ ہے جس میں ہماری بزرگ خواتین، ہماری ماؤں، ہماری بہنوں، ہماری بیٹیوں نے لازوال کردار ادا کیا ہے۔ گو جماعت احمدیہ میں مردوں میں بھی بہت دعا گو، صاحب کشف و رؤیا موجود ہیں جن سے اللہ تعالیٰ باتیں کرتا ہے تاہم عورتوں کے پاس دعا کرنے، اللہ کے حضور جھک کر منت سماجت کرنے کے لیے مردوں سے بہت زیادہ وقت ہوتا ہے۔ عورت کے اندر درد خواہ جماعت کا ہو، خلیفہ کے متعلق ہو یا اپنے بچوں کے لیے ہو مردوں سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ عبادت میں زیادہ وقت دے سکتی ہیں۔ تہجد، اشراق اور چاشت کے نوافل میں دعائیں کرتیں۔ اللہ کے حضور گڑگڑاتیں، روتی اور منت سماجت کرتی ہیں اور راتوں کے تیروں سے خلیفۃ المسیح کی معاونت کرتی ہیں۔ یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ جماعت کی ترقیات اور فتوحات میں ہماری بہنوں کی رات دن کی دعاؤں کا بہت بڑا حصہ ہے۔

پیاری بہنو! جماعت احمدیہ نے 80 کے قریب قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کی سعادت پائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی کتب، خطابات اور خطبات کے مجموعے جو مختلف زبانوں میں ملتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں۔ ان تمام میں ہماری پیاری بہنوں کا حصہ ہے۔ سسٹر امینہ، سسٹر قانتہ، سسٹر کفیلہ اور سینکڑوں باعلم خواتین کے تعاون سے آج جماعت کے متعلق غیر بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ، قرآن کریم کی خدمت کے میدان میں دوسرے فرقوں سے بہت آگے ہے۔

سامعات! جہاں تک جماعت احمدیہ کی ترقی میں مالی قربانی کا تعلق ہے اس میں بھی ہماری مائیں، بہنیں اور ہماری بچیاں نابغہ روزگار ہیں۔ ہاں یہی وہ خواتین ہیں جن کے تعاون اور مالی قربانیوں کی بدولت قرآن کریم کی اشاعت کا سفر آسان ہوا۔ ایم ٹی اے کے اجراء میں احمدی خواتین کی مالی قربانیوں کی بدولت ہم تک امام ہمام کی آواز پہنچنی شروع ہوئی۔ انہی وفا شعار خواتین کی مالی قربانیوں کی بدولت دنیا بھر میں مساجد کا جال بچھا۔ الغرض جماعت کو جس میدان میں بھی مالی قربانی کی ضرورت پیش آئی ان عورتوں نے اپنے زیورات اور اپنی زمینیں اور جائیدادیں جماعت کے نام کر دیں۔

پیاری بہنو! مالی قربانی کو اگر ایک اور زاویہ سے دیکھیں تو نظام وصیت میں اپنی جائیدادوں کا 10/1 حصہ جماعت کی ترقی اور اس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے وقف ہوتا ہے۔ اس میدان میں بھی عورتیں، مردوں سے سبقت لے جاتی نظر آتی ہیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ یا قادیان اور دنیا بھر میں دیگر قطعاتِ مقبرہ موصیان کا جائزہ لیں تو احمدی خواتین، مردوں کی نسبت تعداد میں زیادہ آسودہ خاک ہیں جنہوں نے نقدی کے علاوہ اپنے زیور، زمینیں اور دیگر جائیدادوں کا دسواں حصہ جماعت کے لیے وقف کر دیا اور اگر دسویں حصہ سے زیادہ قربانی کا جائزہ لیں تو اس میدان میں بھی عورتیں سبقت لے جاتی نظر آتی ہیں۔

سامعات! جماعت کی ترقی کا ایک اور زاویہ سے بھی جائزہ لیا جاسکتا ہے کہ یہ احمدی خواتین ہی ہیں جو اپنے بطن سے پیدا ہونے والے جگر گوشوں کو خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کر دیتی ہیں۔ واقفین نو اور واقفات نو کی تعداد 78 ہزار سے زیادہ ہے۔ مربیان، مبلغین اور معلمین کی تعداد بھی اب ہزاروں میں ہے۔ دیگر واقفین زندگی کی تعداد اس کے علاوہ ہے جس کا کوئی حساب ہی نہیں۔ جماعت میں رضاکارانہ خدمات کا جو نظام ہے اس میں بھی احمدی خواتین کا کردار ہے جن کی تربیت کے پیش نظر ایسے قابل اور مخلص بچے اور بچیاں جماعت کو مل جاتے ہیں جو مختلف شعبوں میں خدمات بجالا رہے ہیں اور جن کی خدمات کے طفیل جماعت مسلسل ترقی کے زینے طے کر رہی ہے۔

سامعات! یہی وہ رضاکاروں اور واقفین زندگی کی خدمات اور قربانیاں ہیں جن کی بدولت خلافت کا نظام مضبوط سے مضبوط تر ہو رہا ہے۔ جتنا ہمارا نظام خلافت مضبوط ہو گا اتنی ہی جماعت ترقی کرتی جائے گی۔

یہ بات بھی یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ دربار خلافت سے جو بھی آواز بلند ہوتی ہے ہماری بہنیں سَمِعْنَا وَ أَطَعْنَا کہتے ہوئے بازی لے جاتی ہیں۔

پیاری بہنو! علمی میدان دیکھ لیں، ریسرچ سیل کو لے لیں، اخلاقیات، تعلق باللہ، روحانیت کا میدان ہو الغرض ہر میدان میں ہماری بہنوں نے قربانیاں کر کے، اپنا خون پسینہ ایک کر کے اور اپنا قیمتی وقت دے کر تاریخ رقم کی ہے اور غیروں کے سامنے شیرنی کی طرح لپک کر اسلام اور احمدیت کا دفاع کرتی ہیں۔ حتٰی کہ رسومات کے میدان میں ان سے اجتناب کر کے اسلامی تعلیم کا صحیح چہرہ دنیا کے سامنے رکھتی ہیں۔ جس کی وجہ سے احمدیت کا قد بڑھتا ہے اور روشن چہرہ سب کے سامنے آیا۔

سامعات! جماعت کی ترقیات میں عورتوں کے تعاون کا غیر بھی اعتراف کرتے ہیں۔

جناب عبد الحمید قریشی (نامور صحافی) "احمدیوں کی آئندہ نسلیں موجودہ نسل سے زیادہ مضبوط اور پُر جوش ہوں گی" کے عنوان کے تحت لجنہ اماء اللہ کو یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

"لجنہ اماء اللہ قادیان احمدیہ خواتین کی انجمن کا نام ہے۔ اس انجمن کے ماتحت ہر جگہ عورتوں کی اصلاحی مجالس قائم کی گئی ہیں اور اس طرح پر ہر وہ تحریک جو مردوں کی طرف سے اٹھتی ہے خواتین کی تائید سے کامیاب بنائی جاتی ہے اس انجمن نے تمام خواتین کو سلسلہ کے مقاصد کے ساتھ عملی طور پر وابستہ کر دیا ہے۔ عورتوں کا ایمان مردوں کی نسبت زیادہ مخلص اور مربوط ہوتا ہے۔ عورتیں مذہبی جوش کو مردوں کی نسبت زیادہ محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی جس قدر کارگزاریاں اخبار میں چھپ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں کی آئندہ نسلیں موجودہ کی نسبت زیادہ مضبوط اور پُر جوش ہوں گی اور احمدی عورتیں اس چمن کو تازہ دم رکھیں گی جس کا مرور زمانہ کے باعث اپنی قدرتی شادابی اور سر سبزی سے محروم ہونا لازمی تھا۔"

(اخبار تنظیم۔ امر تسر 28 دسمبر 1926ء بحوالہ خلافت وقت کی ضرورت ہے (اغیار کی نظر میں) از حنیف احمد محمود صفحہ 90-100)

پیاری بہنو! یہ ناممکن ہے کہ کسی بھی حسابی قاعدے سے لجنہ کی کارکردگی کا کوئی جائزہ سمیٹ کر ایک مضمون میں پیش کیا جاسکے۔ کوئی بھی میدان لے لیں لجنہ کی مساعی قابل رشک ہیں تعلق باللہ اور عشق رسول اللہ ﷺ میں ایسی ایسی دل گداز مثالیں ملتی ہیں کہ اگر قبول کرنے والے دل ہوں تو یہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بڑا ثبوت ہے کہ یہاں عورتیں بھی صاحب رؤیا و کشوف و الہام ہیں۔ قرآن پاک سے محبت کا عنوان ہو تو کسی کٹیا میں بیٹھی محلے کے احمدی غیر احمدی بچوں کو قرآن مجید پڑھانے والی احمدی خاتون موجود ہے۔

تعلیم القرآن کلاسز تو جماعت کی روایت بن گئی ہیں۔ توکل علی اللہ کی مثال میں اُن ہاجرہ صفت خواتین کو دیکھیے جو اپنے والد، بھائی، شوہر یا بیٹے کو تبلیغ کے لیے اَن دیکھے ملکوں میں بھیجتے ہوئے حوالہ بخدا کرتی ہیں اور صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش کرکے اپنے اللہ کو راضی کرتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خواہش کہ ان کی بیگمات معلمات بنیں سب سے زیادہ حضرت چھوٹی آپا کے وجود میں پوری ہوئی۔ خود علم حاصل کیا اور دوسروں تک پہنچایا۔ آپ کی تنظیمی قابلیت، فن تحریر اور فن تقریر سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے قرآن کے تفسیری نوٹس آپ سے لکھوائے جو بہت بڑی سعادت ہے۔

پیاری بہنو! ان خدمات کا اعتراف کرتے اور احمدی عورتوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"ایک کھلا چیلنج ہے تمام دنیا کی خواتین کے لیے احمدی خواتین سی کوئی اور خواتین تو لا کر دکھاؤ۔ کتنی عظمت کی زندگی ہے۔ کتنے اعلیٰ مقاصد کے لیے وقف ہیں اور ان کی لذتوں کے معیار بدل چکے ہیں۔ تمہیں جو لذت سنگھار پٹار میں ملتی ہے۔ دکھاوے نمائش اور ناچ گانوں میں ملتی ہے اس سے بہت بہتر اور بہت اعلیٰ درجے کی لذتیں احمدی خواتین کی زندگی کو منور رکھتی ہیں اور ان کے دلوں میں ایسی باقی رہنے والی لذات ہیں جو اس زندگی میں بھی اس کا ساتھ دیتی ہیں اور اُس دنیا میں بھی جہاں تم سب نے مر کر پہنچنا ہے...... احمدی خواتین دنیا میں مثبت اقدام کے طور پر کیا کچھ کر رہی ہیں قوموں کی زندگی میں کتنا بھرپور حصہ لے رہی ہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے ہی کہا ہے دنیا بھر کی تمام خواتین سے مقابلہ کر کے دیکھ لیں کہ کسی قوم میں خواتین کی اتنی بھاری تعداد اتنے مثبت اور مفید کاموں میں مصروف دکھائی نہیں دیں گی جیسے کہ احمدی خواتین دکھائی دیتی ہیں اپنے خلفائے کرام کے زیر سایہ صبر و رضائے الٰہی، توکل، زُہد اور تقویٰ کی دولت سے مالا مال نہ صرف مردوں کے شانہ بشانہ چلتی جا رہی ہیں بلکہ اولادوں کی اعلیٰ تربیت کر کے نئی نسلوں کے ذریعے جماعت کو ایک نئی اور عظیم قوت فراہم کرتی چلی جا رہی ہیں۔ آج میں احمدی عورت کو اپنے دائیں بھی لڑتے دیکھ رہا ہوں اور بائیں بھی اور آگے بھی اور پیچھے بھی۔ آج احمدی خواتین بیدار ہو کر اُٹھ کھڑی ہوئی ہیں احمدی خواتین نے ہر میدان میں میرا ساتھ دیا ہے۔ بگڑے ہوئے معاشرے کا بہترین جواب احمدی خواتین ہیں۔"

(الفضل 30 جولائی 1999ء، لجنہ اماء اللہ کے سو سال صفحہ 103)

پیاری بہنو! ہمارے پیارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ کے سو سال پورے ہونے پر 25 دسمبر 2022ء کو فرمایا۔

"آج لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو بنے ہوئے بھی سو سال ہو گئے ہیں۔ لجنہ کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ جائزہ لیں کہ اس سو سال میں کس حد تک لجنہ نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی ہے اور بیعت کا حق ادا کرنے والا اپنے آپ کو بنایا اور کوشش کی ہے اور کس حد تک اپنے بچوں اور اپنی نسل کو بیعت کا حق ادا کرنے اور حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی سے جوڑنے والا اور ماننے والا بنایا ہے۔ اگر ہم نے اس کے مطابق اپنی نسلوں کی اٹھان کی ہے تو یقیناً لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اللہ تعالیٰ کی شکر گزار بندیاں ہیں۔ پس یہ جائزے آج لینے کی ضرورت ہے اور جہاں کمیاں رہ گئی ہیں وہاں ایک عزم کے ساتھ عہد کریں کہ ہم نے لجنہ کی اگلی صدی میں اس عہد کے ساتھ قدم رکھنا ہے کہ ہم اپنی نسلوں کو عہد بیعت کا حق ادا کرنے والا بنائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 25 دسمبر 2022ء، لجنہ اماء اللہ کے سو سال صفحہ 87)

مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خدا کرے
پھیلاؤ سب جہان میں قول رسولؐ کو
حاصل ہو شرق و غرب میں سطوت خدا کرے
سایہ فگن رہے وہ تمہارے وجود پر
شامل رہے خدا کی عنایت خدا کرے

طالب دعا

(حنیف احمد محمود۔ برطانیہ)

✡✡✡✡